سوال

(17) گستاخانہ خاکوں کے رد عمل میں امت مسلمہ کا اضطراب

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ڈنمارک وغیرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخانہ خاکے شائع ہوئے ہیں، رد عمل کے طور پر پوری امت مسلمہ میں اضطراب پایا جاتا ہے، کتاب وسنت کی روشنی میں ہمارے لئے کیا ہدایات ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہمارے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا جزو ایمان ہے۔ جس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار اور تعلق خاطر نہیں وہ سرے سے مؤمن ہی نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے والدین اور اولاد حتیٰ کہ تمام لوگوں سے محبوب نہ ہو جاؤں۔'' [صحیح بخاری، الایمان: ۱۵]

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔'' اس کے برعکس ہر وہ قول وعمل اور عقیدہ نواقض ایمان سے ہے جو رسالت اور صاحب رسالت سے بغض اور ان کے متعلق طعن وتشنیع پر مشتمل ہو۔ کیونکہ اس سے کلمۂ شہادت کے دوسرے جزو کا انکار لازم آتا ہے اور ایسا کرنے سے وہ گواہی کالعدم ہوجاتی ہے جس کے ذریعے انسان اسلام میں داخل ہوا تھا۔ ہمارے نزدیک اس انکار وتنقیص کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کو ہدف تنقید بنانا۔

آپ کی لائی ہوئی شریعت کے کسی حصہ کا انکار یا اس پر طعن کرنا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو ہدف تنقید بنانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے صدق وامانت اور عفت وعصمت کے متعلق حرف گیری کرنا یا آپ کی ذات عالی صفات کے ساتھ کسی بھی پہلو سے استہزاء وتمسخر کرنا یا آپ کو گالی دینا اور آپ کو برا بھلا کہنا الغرض آپ کی شخصیت پر کسی بھی پہلو سے اعتراض کرنا اس میں شامل ہے۔ لیکن اہل مغرب نے یہودی لابی اور امریکی استعمار کے اشارے پر اسلام اور اہل اسلام کے خلاف مذموم تہذیبی جنگ شروع کر رکھی ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے تہذیب وشائستگی کی تمام حدود کو پامال کردیا ہے۔ پہلے قرآن کریم کی بے حرمتی کرکے پوری امت مسلمہ کے جذبات کو مجروح کیا اور اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے مذموم خاکے اور کارٹون شائع کرکے شرمناک حرکت کرڈالی ہے۔ اس سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کو مجروح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ آپ کا کارٹون بنا کر

آپ کی پگڑی یا ٹوپی میں بم نصب کرکے دنیا کو یہ باور کرایا جائے کہ نعوذ باللہ مسلمانوں کے اولین رہنما دہشت گردی اور تخریب کاری کے علمبردار ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ جرم معافی کے قابل نہیں کہ معذرت کرنے سے اس کی تلافی ہو جائے بلکہ ایسے لوگ قابل گردن زدنی ہیں۔ مسجد حرام کے امام وخطیب فضیلۃ الشیخ عبدالرحمن السدیس حفظہ اللہ نے اپنے ۱۰ فروری کے خطبہ میں بجا فرمایا ہے کہ توہین رسالت کے مجرمین کو قرار واقعی سزا دی جائے، کیا آزادی اظہار کا مطلب یہ ہے کہ اسلام اور اہل اسلام کی توہین وتضحیک کی جائے ،انہوں نے مطالبہ کیا کہ عالمی سطح پر ایسے قوانین بنائے جائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر مقدسات اسلام کی توہین کو جرم قرار دیا جائے اور اس کا ارتکاب کرنے والوں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں توہین رسالت کا جرم معمولی نہیں ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بلاشبہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں، ان پر دنیا وآخرت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت اور قیامت کے دن ان کے لئے رسوا کن عذاب مہیا کیا جائے گا۔'' [۳۳/الاحزاب: ۵۹]

غزوۂ تبوک کے سفر میں منافقین نے آپس میں اسلام اور اہل اسلام کے خلاف زہر اگلنا شروع کردیا، کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی اس کی اطلاع مل جاتی، جب آپ ان سے طلبی فرماتے تو کہتے کہ ہم تو صرف سفر کی تھکاوٹ دور کرنے کے لیے ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دل بہلانے کے لئے صرف ایسی باتیں ہی رہ گئی ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کو ملوث کیا جائے، کسی اور چیز سے تمہاری دل لگی نہیں ہوتی، قرآنی آیات ملاحظہ کریں: ''اور اگر آپ ان سے دریافت کریں (کہ کیا تم ایسی باتیں کرتے ہو) تو کہیں گے ہم تو صرف مذاق اور دل لگی کر رہے تھے۔ کہہ دیجئے: کیا تمہاری ہنسی اور دل لگی اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ ہی ہوتی ہے؟ بہانے نہ بناؤ تم واقعی ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔'' [۹/التوبہ: ۶۵۔۶۶]

اس نص صریح سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور شعائر اسلام کو اپنے مذاق کا موضوع بنانا بہت خطرناک عمل ہے۔ اس راستہ پر چل کر انسان براہ راست کفر تک پہنچ سکتا ہے۔ کتب حدیث میں متعدد ایسے واقعات مروی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق گستاخی کے مرتکب کو فوراً جہنم واصل کردیا گیا اور اسے کیفر کردار تک پہنچانے والے سے کسی قسم کی بازپرس نہیں کی گئی، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کیا کرتی تھی، اسے ایک شخص نے قتل کردیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خون کا بدلہ، قصاص یا دیت کسی بھی صورت میں نہیں دلوایا۔ [ابوداؤد، الحدود: ۴۳۶۲]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس واقعہ کی تفصیل بایں الفاظ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک نابینا شخص تھا، اس کی لونڈی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتی اور آپ کی ذات کے متعلق حرف گیری کرتی تھی۔ اس کا مالک نابینا شخص اسے منع کرتا اور سختی سے روکتا تھا لیکن وہ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر قائم رہتی۔ ایک رات ایسا ہوا کہ وہ حسب عادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے لگی اور آپ کو برا بھلا کہنا شروع کردیا تو اس غیرت مند نابینے شخص نے گھر میں پڑی ہوئی کدال اٹھائی اور اسے اس لونڈی کے پیٹ پر رکھ کر اوپر سے دباؤ ڈالا، جس سے اس کا پیٹ پھٹ گیا اور وہ مرگئی۔ صبح کے وقت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے لوگوں کو جمع کرکے فرمایا: ''میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ رات جو واقعہ ہوا ہے اس کا مرتکب سامنے آجائے۔'' وہ نابینا شخص کھڑا ہوا اور ہانپتا کانپتا گرتا پڑتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! میں نے اسے قتل کیا ہے، اس قتل کی وجہ یہ تھی کہ لونڈی آپ کو گالیاں دیتی تھی اور آپ کو برا بھلا کہتی تھی، میرے بار بار کہنے اور سمجھانے پر باز نہیں آتی تھی، اس کے بطن سے میرے موتیوں جیسے دو خوبصورت بیٹے بھی پیدا ہوئے ہیں، آج رات اس نے پھر وہی نازیبا حرکت کر ڈالی، مجھے غیرت آئی اور میں نے اسے قتل کردیا۔ واقعہ سننے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم سب گواہ رہو! اس کا قتل ضائع اور خون رائیگاں ہے، اس کا کوئی بدلہ نہیں دیا جائے گا۔'' [ابوداؤد، الحدود: ۴۳۶۱]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ موقف تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرنے والے کی سزا قتل ہے اور اس کا خون ضائع ہے، چنانچہ حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے کسی بات پر آپ کو ایک شخص کے متعلق غصہ آیا، پھر آپ کا غصہ زیادہ ہونے لگا۔ میں نے عرض کیا: اگر آپ مجھے اجازت دیں تو اسے قتل کردوں؟ جب میں نے اسے قتل کرنے کا عندیہ دیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجلس کو برخواست کردیا، جب لوگ منتشر ہوگئے تو آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ اس وقت تو نے کیا کہا تھا، میرے ذہن سے یہ واقعہ محو ہو چکا تھا، ان کے یاد دلانے پر مجھے یاد آیا، آپ نے فرمایا کہ واقعی تو نے اسے قتل کردینا تھا، میں نے عرض کیا کہ اگر آپ مجھے اجازت دیتے تو میں نے ضرور اسے قتل کردینا تھا آپ اگر اب بھی مجھے حکم دیں تو اسے کیفر کردار تک پہنچا سکتا ہوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ منصب صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے کہ آپ کے حق میں گستاخی کرنے والے کو قتل کردیا جائے آپ کے بعد کسی اور کے لئے نہیں ہے۔ [نسائی

،المحاربۃ: ۴۰۸۲]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہاں یہ متفقہ فیصلہ تھا کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرنا ایک جرم ہے کہ اس کے مرتکب کو قرار واقعی سزا دی جائے ۔ اسے فوراً کیفر کردار تک پہنچایا جائے ۔ کعب بن اشرف یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف توہین آمیز اشعار کہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اس کعب کو کون قتل کرے گا؟'' حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا : یارسول اللہ!اس کام کو میں خود سرانجام دوں گا ،چنانچہ اسے قتل کردیا گیا جس کی تفصیل بخاری شریف میں ہے ۔ [صحیح بخاری ،المغازی : ۴۰۳۷]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق بھی روایات میں ہے کہ انہوں نے بھی اپنے غلام کو قتل کرادیا تھا کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف گستاخی کا ارتکاب کرتا تھا ۔ [مصنف عبدالرزاق ،ص :۳۰۷،ج ۵]

لیکن ہمارے ہاں جو احتجاج کی صورت ہے کہ نجی اور سرکاری املاک کو نقصان پہنچایا جائے ،اسے کسی طور پر بھی مستحسن قرار نہیں

دیا جاسکتا ،البتہ جن ممالک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین پر مشتمل خاکے شائع ہوئے ہیں ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے اور حکومت پاکستان کو چاہیے کہ ان ممالک سے اپنے سفارتی تعلقات ختم کرے اوراپنے ملک سے ان کے نمایندوں اور سفیروں کو واپس بھیج دیا جائے ، عوام الناس کو بھی چاہیے کہ اپنے غم وغصہ کا اظہار ضرور کریں لیکن توڑپھوڑ اور نعرے بازی کی سیاست محض دکھلاوے کی چیزیں ہیں ان سے قطعی طورپر اجتناب کیا جائے ،ایسے کام کرنے سے یہ تاثر بھی ملتا ہے کہ اہل اسلام واقعی متشدد اور تخریب کار ہوتے ہیں ۔ بعض اوقات تشدد پر مبنی اس قسم کے واقعات ایجنسیوں کے ذریعے سرانجام پاتے ہیں اورانہیں مسلمانوں کے کھاتے میں ڈال دیا جاتا ہے ۔ بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی ایک ناقابل معافی جرم ہے اوراس کے متعلق جس قدر بھی غم وغصہ کا اظہار کیا جائے وہ ہمارے ایمان کا تقاضا ہے لیکن توڑ پھوڑ سے اجتناب کرنا چاہیے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2، صفحہ:59